بسم اللہ الرحمن الرحیم

کافر میاں بیوی نے اکٹھے اسلام قبول کیا تو ان کا نکاح باقی رہے گا یا دوبارہ نکاح کرنا ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غیر مسلم میاں بیوی جو کہ ہندو ہیں اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں، لیکن ان کی یہ شرط ہے کہ ہم دونوں اسلام تو قبول کریں گے مگر اپنی سابقہ (پہلے مذہب کے مطابق ہوئی) شادی کو برقرار رکھیں گے اور دوبارہ نکاح نہیں کریں گے۔ تو ایسی صورت میں شریعتِ اسلامیہ کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کا سابقہ نکاح برقرار شمار ہوگا یا اسلام قبول کرنے کے بعد نئے نکاح کی ضرورت پیش آئے گی؟

جواب

اگر میاں بیوی دونوں اکٹھے اسلام قبول کر لیتے ہیں تو غیر مسلم میاں بیوی کا حالت کفر میں کیا ہوا نکاح اسلام لانے کے بعد برقرار رہے گا، اور ان پر دوبارہ نکاح کرنا لازم نہیں کیونکہ اسلام کی نظر میں کفار کے آپس میں کیے ہوئے نکاح صحیح ہیں (جبکہ وہ محارم سے نہ ہو)۔
فقہائے کرام نے اس کا ثبوت یوں بیان فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابولہب کی بیوی اُم جمیل کو اس کی بیوی قرار دیا، اسی طرح وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو اپنی ازواج کے ساتھ اسلام لائے ان کے سابقہ نکاحوں کو برقرار رکھا گیا اور اسلام لانے کے بعد دوبارہ نکاح کرنے کو نہ لازم قرار دیا گیا اور نہ ہی ان کا دوبارہ نکاح کرنا منقول ہے۔ اگر حالت کفر میں قائم کیے ہوئے نکاح کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو نہ اُم جمیل کو ابولہب کی بیوی قرار دیا جاتا اور نہ ہی اسلام لانے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نکاح کو باقی رکھا جاتا بلکہ ان سب کو دوبارہ نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا جاتا جبکہ ایسا نہیں۔
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَّ امْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ(4)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: "اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔" (القرآن الکریم، پارہ: 30، سورۃ اللھب، آیت: 04)
بسوط سرخسی، بدائع الصنائع اور طوالع الانوار میں ہے: "قوله تعالى وامراته اى امرأة ابي لهب وهي ام جميل أخت ابي سفيان و الاضافة الواقعة في قوله وامراته قاضية عرفا ولغة بالنكاح وقد قصها الله تعالى في كتابه مفيدة لهذا المعنى" ترجمہ: آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل کے فرمان "اور اس کی بیوی" یعنی ابولہب کی بیوی ام جمیل جو ابوسفیان کی بہن تھی۔ اللہ عزوجل کے فرمان میں ام جمیل کی ابولہب کی طرف بطور بیوی ہونے کے اضافت ہونا، عرفاً اور لغۃً نکاح کی خبر دیتی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسی معنی کا فائدہ دیتے ہوئے اسے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ (طوالع الانوار، جلد 05، صفحہ 261، مخطوط)
حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لائے تو آپ کے عقد میں آٹھ عورتیں تھیں، آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

میں سے چار کو اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرماتے ہوئے ان کے سابقہ نکاح کو باقی رکھا، حدیثِ مبارکہ میں ہے: "عن قيس بن الحارث قال: أسلمت وعندي ثمان نسوة، فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له، فقال: "اختر منهن أربعا"" ترجمہ: حضرت قیس بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں اسلام لایا اور میرے عقد میں آٹھ عورتیں تھیں۔ میں آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس سے متعلق آپ کو بتایا، تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے چار کو اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ، باب: الرجل یسلم وعندہ اکثر من اربع نسوۃ، صفحہ 419، رقم الحدیث: 1952، دار الصدیق، السعودیۃ)

فتح القدیر میں ہے: "أسلم فيروز على أختين فقال صلى الله عليه وسلم «اختر إحداهما» وأسلم ابن غيلان على عشر فقال له صلى الله عليه وسلم «أمسك أربعا» الحديث ومن حين ظهرت دعوته صلى الله عليه وسلم والناس يتواردون الإسلام إلى أن توفي صلى الله عليه وسلم على ما قيل عن سبعين ألف مسلم غير النساء، ولم ينقل قط أن أهل بيت جددوا أنكحتهم بطريق صحيح ولا ضعيف، ولو كان لقضت العادة بنقله، فعلم أنه قول باطل"

ترجمہ: حضرت فیروز اسلام لائے تو ان کے عقد میں دو بہنیں تھیں تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان میں سے ایک کو اختیار کرو" اور حضرت ابن غیلان مسلمان ہوئے تو دس عورتیں عقد میں تھیں تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان میں سے چار کو اپنے پاس روک لو" اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام کی تبلیغ شروع کرنے سے آپ کے ظاہری وصال تک لوگ مسلسل اسلام میں داخل ہوتے رہے جیسا کہ کہا گیا کہ عورتوں کے علاوہ ان کی تعداد ستر ہزار تھی، اور کسی صحیح یا ضعیف سند سے یہ منقول نہیں کہ مسلمان ہونے والے گھرنے دوبارہ نکاح کیا ہو، اگر ایسا ہوا ہوتا تو عادت اس کے منقول ہونے کا تقاضا کرتی ہے، پس جان لیا گیا کہ یہ باطل قول ہے۔ (فتح القدیر، باب نکاح اہل الشرک، جلد 03، صفحہ 412، دار الفکر، بیروت)

بسوط سرخسی میں ہے: "ولم يفرق رسول الله صلى الله عليه وسلم بين أحد ممن أسلم وبين زوجته حين أسلمت معه، ولم يأمرهما بتجديد العقد بل أقرهما على النكاح فعرفنا أن للأنكحة فيما بينهم حكم الصحة" ترجمہ: جو شخص اسلام لایا اور اسکے ساتھ اس کی بیوی بھی مسلمان ہوئی تو آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو الگ نہیں فرمایا اور نہ ہی انہیں دوبارہ نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا بلکہ انہیں اسی نکاح پر باقی رکھا پس ہم نے جان لیا کہ کفار کے درمیان ہونے والے نکاح صحیح ہیں۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 30، صفحہ 289، دار المعرفۃ، بیروت)

مختصر القدوری، ملتقی الابحر اور دیگر کتب فقہیہ میں ہے: "وإذا تزوج كافر بلا شهود أو في عدة كافر آخر وذلك جائز في دينهم ثم أسلما أقرا عليه خلافا لهما في العدة" ترجمہ: اگر کافر نے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا کسی دوسرے کافر کی عدت میں موجود عورت سے نکاح کرلیا اور یہ نکاح ان کے دین میں جائز ہے پھر وہ دونوں (اکٹھے) مسلمان ہو گئے تو ان کو اسی نکاح پر باقی رکھا جائے گا۔ (ملتقی الأبحر، باب نکاح الکافر، صفحہ 542، دار الکتب العلمیۃ)

اس کے تحت مجمع الانہر میں ہے: "(ثم أسلما) (أقرا) أي تركا (عليه) أي على ذلك النكاح ولم يجدد عند الإمام وهو

الصحیح"ترجمہ: یعنی ان دونوں میاں بیوی کو اسی سابقہ نکاح پر باقی رکھا جائے گا اور امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک ان کا دوبارہ نکاح نہیں کیا جائے گا اور یہی صحیح ہے۔ (مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر، جلد 01، صفحہ 543، مطبوعہ کوئٹہ)

نوٹ: یہ حکم دونوں میاں بیوی کے اکٹھے اسلام قبول کرنے سے متعلق ہے۔ اگر ان میں سے ایک نے اسلام قبول کیا، دوسرے نے نہیں کیا تو اس کے حکم میں مزید تفصیل ہے جسے کتبِ فقہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ یا اگر کوئی اس طرح کی صورت پیش ہے تو اس کی وضاحت بیان کر کے شرعی حکم معلوم کیا جا سکتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: NRL-0490

تاریخ اجراء: 19 شوال المکرم 1447ھ/08 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net